

مزارات پر خرافات اور فعل جہلاء کا رد

("از قلم غلام احمد رضا علی حیدر سنی حنفی بریلوی")

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ
﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

(الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ)

السلام علیکم

گفتگو:

کچھ جاہل لوگ بسبب اپنی جہالت کے یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ بریلوی یعنی سنی ہمیشہ مزارات پر ناپچتے گاتے ڈھول بجاتے ہیں اور عورتوں کو وہاں بے پردہ لیے پھرتے ہیں قبروں کو سجدے اور طواف کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ یہ تمام بریلوی قبر پرست ہیں اور اس طرح وہ کئی قسم کی ویڈیوز اور تصاویر وغیرہ شہرہ کرتے رہتے ہیں مختلف مقامات پر

اور جب ہم جواب میں کہتے ہیں کہ ایسے گناہ اور خرافات کرنے والے اسکے ذمہ دار خود ہیں اس سے ہمارے مسلک کا کیا تعلق جہلاء کا فعل کبھی شریعہ کیلئے حجت نہیں ہو سکتا ہے ایسے گناہ کرنے والوں کو اپنے ان گناہوں کا بوجھ خود کرنے والے کو اٹھانا پڑیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

وَلَا تَحْسِبُ كُلَّ نَفْسٍ إِلَّا عَلِيَّيْنًا ۖ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ

ترجمہ:

اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ ہے، اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی

اب ذرا دیکھتے ہیں کہ مزارات پر ہونے والی ان تمام خرافات کے بارے میں سنی علماء کرام کی تحریرات اور فتوے

{سب سے پہلے فتویٰ رضویہ سے

غیر خدا کو سجدے کے بارے میں تحقیق}

نوٹ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ نے غیر خدا کو سجدہ حرام ہونے کے متعلق ایک رسالہ لکھا ہے جو کہ

الزبدۃ الزکیہ للتحريم سجود الختیہ

کے نام سے فتویٰ رضویہ میں موجود ہے

فتویٰ رضویہ جدید جلد 22، ص 425 تا 537

قدیم جلد 9، نصف آخر، ص 212 تا 247

مکتبہ رضویہ، جلد 10، نصف آخر، ص 212 تا 247

یہ رسالہ قریباً 112 صفحات پر مشتمل ہے

اور اس میں اعلیٰ حضرت نے تین فصل قائم کی ہیں

فصل اول: قرآن کریم سے سجدہ تحیت کی تحریم

فصل دوم: چالیس حدیثوں سے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت

فصل سوم: ڈیڑھ سو یعنی کہ 150 نصوص فقہ سے سجدہ تحیت کے حرام ہونے کا ثبوت

اس رسالہ کے نام سے ہی واضح ہے کہ اعلیٰ حضرت نے کس طرح سجدہ تعظیمی کے حرام ہونے پر کلام کیا ہے صرف رسالہ کے نام سے ہی سجدہ تعظیمی کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہے۔

اتنی بڑی اور عمدہ تحقیق موجود ہے اعلیٰ حضرت کی لیکن میں صرف مختصر یہاں بیان کروں گا

ان شاء اللہ

اعلیٰ حضرت نقل فرماتے ہیں کہ

شریعت میں اس کے سوا کسی

غیر کو سجدہ حرام ہو گیا

مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفویٰ کے تابع فرمان جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت جلالہ کے سوا کسی کے لئے نہیں۔ اس کے غیر کو سجدہ عبادت یقیناً

اجماعاً شرک مہین و کفر مبین اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین ہے۔

سجدہ تحیت ایسا سخت حرام ہے کہ مشابہ کفر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ صحابہ کرام نے حضور کو سجدہ تحیت کی اجازت چاہی اس پر ارشاد ہوا کیا تمہیں کفر کا حکم دیں، معلوم ہوا کہ سجدہ تحیت ایسی قبیح چیز ایسا سخت حرام ہے جسے کفر سے تعبیر فرمایا: جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سجدہ تحیت کا یہ حکم ہے پھر اوروں کا کیا ذکر۔ واللہ المہادی۔

لا یجوز السجود الا للہ تعالیٰ [3]۔

سجدہ غیر خدا کے لئے جائز نہیں۔

غیر خدا کو سجدہ تحیت شراب پینے اور سوڑ کھانے سے بھی بدتر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ

ثابت ہوا کہ غیر خدا کے لئے سجدہ حرام ہے

پیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین میں اللہ عزوجل کے سوا سجدہ کسی کے لئے حلال نہیں

{ پیروں کو سجدہ کرنا }

السجد حرام لغيره سبحانه تعالیٰ [3]۔

غیر خدا کو سجدہ حرام

وہ جو بہت ظالم جاہل پیروں کو سجدہ کرتے ہیں یہ ہر حال میں حرام قطعی ہے چاہے قبلہ کی جانب ہو یا اور طرف اور چاہے خدا کو سجدہ کی نیت کرے یا اس نیت سے غافل ہو پھر اس کی بعض صورتیں تو مقتضی کفر ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے پناہ دے۔

پیشک آئمہ نے تصریح فرمائی کہ پیروں کو سجدہ کہ جاہل صوفی کرتے ہیں حرام اور اس کی بعض صورتیں حکم کفر لگاتی ہے۔

سجدہ کہ بعض جاہل صوفی اپنے پیر کے آگے کرتے ہیں نرا حرام اور سب سے بدتر بدعت ہے وہ جزا اس سے باز رکھیں جائیں۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ سجدہ کہ جہاں اپنے سرکش پیروں کو کرتے اور اسے پا نگاہ کہتے ہیں بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے اور گناہ کبیرہ تو بالا جماع ہے پس اگر اسے اپنے پیر کے لئے جائز جانے تو کافر ہے اور اگر اس کے پیر نے اسے سجدہ کا حکم کیا اور اسے پسند کر کے اس پر راضی ہو تو وہ شیخ مجدی خود بھی کافر ہوا اگر کبھی مسلمان تھا بھی۔

{علی حضرت خود فرماتے ہیں}

اقول: (میں کہتا ہوں) یعنی ایسے متکبر خدا فراموش خود پسند اپنے لئے سجدے کے خوشنم غالباً شرع سے آزاد بے قید و بند ہوتے ہیں یوں تو آپ ہی کافر ہیں اور اگر کبھی ایسے نہ بھی تھے تو حرام قطعی یقینی اجماعی کو اچھا جان کو اب ہوئے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
الحمد للہ یہ نفس سجدہ تحیت کے حکم میں ستر نص ہیں کہ سجدہ اللہ واحد قہار ہی کے لئے ہے اور اس کے غیر کے لئے مطلقاً کسی نیت سے ہو حرام حرام کبیرہ کبیرہ۔

جلد 22 ص 496

سجدہ تو سجدہ زمین بوسی حرام ہے

عالموں اور بزرگوں کے سامنے جو منہ والا اور اس پر راضی ہونے والا دونوں گنہ گار۔
کافی و کفایہ وغایت و تبیین و درو جمع و ابو السعد و جو اہرنے زائد کیا۔ لاندہ شبہ عبادۃ اللہ [2] اس لئے کہ وہ بت پرستی کے مشابہ ہے۔
طوری کے لفظ یہ ہیں لاندہ شبہ بعدۃ الاوثان [3]۔ ایسا کرنے والا بت پرستوں سے نہایت مشابہ ہے۔

نص ۸۷: علامہ سید احمد مصری طحاوی جلد ۴ ص ۴ زیر قول مذکور در:

یشبہ عبادۃ اللہ۔ لاندہ فی صورت السجود لغير اللہ تعالیٰ [4]۔

زمین بوسی اس لئے بت پرستی کے مشابہ ہے کہ اس میں غیر خدا کو سجدہ کی صورت ہے

جلد 22 ص 470

اقول: (میں کہتا ہوں) زمین بوسی حقیقتہ سجدہ نہیں کہ سجدہ میں پیشانی رکھنی ضروری ہے جب یہ اس وجہ سے حرام مشابہ ہے پرستی ہوئی کہ صورتہ قریب سجدہ ہے تو خود سجدہ کس درجہ سخت حرام اور بت پرستی کا مشابہ تام ہو گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

عالم کے سامنے تحیت کی نیت سے زمین بوسی حرام ہے۔ زمین چومنا اور جھکنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔

زمین بوسی بطور تحیت حرام اور بوجہ تعظیم کفر ہے۔ زمین چومنا سجدے کے قریب ہے اور حین یا رخسارہ زمین پر رکھنا اس سے بھی زیادہ فحش و قبیح ہے۔

قسم سوم: زمین بوسی بالائے طاق رکوع کے قریب تک جھکنا منع ہے

جلد 22 ص 471

سلام میں رکوع کے قریب تک جھکنا بھی مثل سجدہ ہے۔ نہ بوسہ دے نہ جھکے کہ دونوں مکروہ ہیں۔

سلام کے وقت جھکنا منع فرمایا گیا اور وہ مجوسی کا فعل ہے۔

سلام میں نہ جھکے کہ بادشاہ ہو یا کوئی کسی کے لئے جھکنے کی اجازت نہیں اور ایک وجہ ممانعت یہ ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ کا فعل ہے۔

معلوم رہے کہ جو اکابر میں کسی سے ملتے وقت اس کے لئے سریا پیٹھ جھکائے اگرچہ اس میں مبالغہ کرے اس کا ارادہ تحیت و تعظیم ہی کا ہوتا ہے نہ کہ اس کی عبادت کا تو اس فعل سے کافر نہ ہو جائیگا۔

جلد 22 ص 472

۱۱۰: امام اجل عز الدین بن عبد السلام (۱۱۱) ان سے امام ابن حجر کی فتاویٰ کبریٰ میں جلد ۴ ص ۲۴۷ (۱۱۲) ان سے امام عارف نابلسی حدیقہ ص ۳۸۱ میں: حد رکوع تک کوئی کسی کے لئے نہ جھکے جیسے سجدہ اور اس قدر سے کم میں حرج نہیں کہ کسی اسلامی عزت والے کے لئے جھکے۔

جلد 22 ص 473

مزارات کو سجدہ یا ان کے سامنے زمین چومنا حرام اور حد رکوع تک جھکنا ممنوع۔

۱۲۸: مشک متوسط علامہ رحمۃ اللہ تلمیذ امام ابن الہمام

(۱۲۹) مسلک منقسط شرح ملا علی قاری ص ۲۹۳:

زیارت روضہ انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (رزق اللہ العود المسیحا بقبولہ) ہمیں اللہ تعالیٰ دوبارہ روضہ اطہر کی زیارت نصیب فرمائے بشرطیکہ قبولیت ہو) کے وقت نہ دیوار کریم کو ہاتھ لگائے، نہ چومے، نہ اس سے چپٹے، نہ طواف کرے نہ جھکے نہ زمین چومے کہ یہ سب بدعت قبیحہ ہیں۔

اقول: (میں کہتا ہوں) بوسہ میں اختلاف ہے اور چھونا چمٹنا اس کے مثل اور احوط منع اور علت خلاف ادب ہونا ہے۔

وہ بات نہیں جو ملا علی قاری سے بوسہ دینے کے بارے میں صادر ہوئی کہ وہ بعض ارکان قبلہ کے خواص میں سے ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے اس لئے کہ ائمہ کرام نے

مصحف شریف اور علمائے کرام کے ہاتھ پاؤں چومنے کے مستحسن ہونے کی تصریح فرمائی۔ نیز روٹی کو بوسہ دینے کی صراحت فرمائی۔ (ت)

اور جھکنے سے مراد بدستور تا حد رکوع، اور طواف سے یہ کہ نفس طواف بغرض تعظیم مقصود ہو کماحقہ ناہ فی فتاویٰ بمالامزید علیہ (جیسا کہ ہم نے اپنے فتاویٰ میں بڑی تفصیل سے اس کی تحقیق کر دی کہ جس پر اضافہ نہیں ہو سکتا۔ ت)

جلد 22 ص 474 تا 475

"قبروں کو چومنا"

کسی قبر کو سجدہ تو کجا آپ نے تو والدین کی قبر تک کو بوسہ دینا مکروہ بتایا ہے

چنانچہ جب اعلیٰ حضرت سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ بوسہ قبر کا کیا حکم ہے تو اسکے جواب میں اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ

بعض علماء اجازت دیتے ہیں اور بعض روایات بھی نقل کرتے ہیں، کشف الغطاء میں ہے:

کفایۃ الشیعی میں قبر والدین کو بوسہ دینے کے بارے میں ایک اثر نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اس صورت میں کوئی حرج نہیں۔ اور شیخ بزرگ نے بھی شرح مشکوٰۃ میں بعض

آثار میں اس کے وارد ہونے کا اشارہ کیا اور اس پر کوئی جرح نہ کی۔

مگر جمہور علماء مکروہ جانتے ہیں، تو اس سے احتراز ہی چاہئے

اشعۃ اللمعات میں ہے:

قبر کو ہاتھ نہ لگائے، نہ ہی بوسہ دے۔

کشف الغطاء میں ہے: ایسا ہی عامۃ کُتب میں ہے۔

مدارج النبوة میں ہے:

قبر والدین کو بوسہ دینے کے بارے میں ایک روایت بیہقی ذکر کرتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ ناجائز ہے

فتاویٰ رضویہ جلد 9 ص 528 تا 529

اسی جلد 22 ص 251 تا 269 تک بوسہ دست و پائوں قبر طواف قبر اور سجدہ تعظیمی وغیرہ کی بحث موجود ہے

اسنے دلائل کے بعد بھی مخالفین کچھ جہلاء کے فعل مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف بطور دلیل پیش کرتے ہیں یہ بڑے افسوس کی بات ہے

آئیے اب ذرا دیکھتے ہیں کہ شریعت کے خلاف عمل کرنے والے جہلاء کے بارے میں اعلیٰ حضرت کس طرح رد فرماتے ہیں

سوال

(۳) یہ کہنا کہ عرب شریف اسلام کا گھر ہے وہاں کے لوگ داڑھی کٹوا کر چھوٹا کر لیتے ہیں اگر اور کوئی ش خص داڑھی کتروائے تو کیا مضائقہ ہے۔ ایسے کہنے والے شخص کی نسبت کیا حکم ہے؟

جواب

شریعت پر کسی کا قول و فعل حجت نہیں۔ اللہ و رسول سب پر حاکم ہیں اللہ و رسول پر کوئی حاکم نہیں، یہ فعل وہاں کے جاہلوں کا ہے اور جاہلوں کا فعل سند نہیں ہو سکتا کہیں کے ہوں، ایسا کہنے والا اگر جاہل ہے اسے سمجھا دیا جائے اور اگر ذی علم ہو کر ایسا کہتا ہے یا سمجھانے کے بعد بھی نہ مانے اصرار کئے جائے وہ سخت فاسق و گمراہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 609

اب انصاف کریں کہ اعلیٰ حضرت نے کس طرح فرمایا ہے کہ جاہلوں کا فعل سند نہیں بن سکتا ہے اور سمجھانے کے بعد بھی اگر کوئی نہ مانے اور جہلاء کا فعل کو شریعت کے خلاف حجت مانے تو وہ فاسق ملعون اور سخت گمراہ ہے

سوال

(۲) مسلمان کو مونچھ بڑھانا یہاں تک کہ منہ میں آئے کیا حکم ہے؟ زید کہتا ہے ترکی لوگ بھی مسلمان ہیں وہ کیوں مونچھ بڑھاتے ہیں؟

الجواب

فوجی جاہل ترکوں کا فعل حجبتے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلد 22 صفحہ 688

یہاں پر بھی اعلیٰ حضرت وہی بات بیان فرمائی کہ جابلوں کا فعل حجت نہیں

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دینو مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں، اس ملک کے مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ ہارمونیم بجانا اور سننا اور گراموفون بجانا یا سننا قطعی حرام ہے، اگر درحقیقت حرام ہے تو اکثر بلاد میں بہت سے علماء ہند نے اس کو جائز رکھا ہے اودیدہ دانستہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اس کی کیا وجہ، کیا وہ لوگ علم دین سے واقف نہیں ہیں یعنی اجمیر شریف، پھلواری شریف، بغداد شریف وغیرہ میں زمانہ عرس میں قوالی سنتے ہیں اس کے سامنے ہارمونیمو ستار ضرور ہوتا ہے اس کی کیا وجہ ہے، ازراہ مہربانی اس کے بارہ میں جیسا حکم ہو کس کس طریقہ والے کے نزدیک جائز ہے اور کس کس کے نزدیک ناجائز ہے؟ جواب سے مطلع فرمائیں۔ فقط۔

الجواب:

ہارمونیم ضرور حرام ہے، بغداد شریف میں تو اس کا نشان بھی نہیں، نہ اجمیر شریف میں دیکھنے میں آیا، نہ فاسقوں کا فعل حجت ہو سکتا ہے، نہ کسی عالم نے اسے حلال کہا، اگر کسی نے حلال کہا ہو تو وہ عالم نہ ہو گا ظالم ہو گا۔ گراموفون سے قرآن مجید کا سننا ممنوع ہے کہ اسے لہو و لعب میں لانا بے ادبی ہے، اور ناچ یا باجے یا ناچ جائز گانے کی آواز بھی سننا ممنوع ہے، اور اگر جائز آواز ہو کہ نہ اس میں کوئی منکر شرعی نہ وہ کچھ محل ادب، تو اس کے سننے میں فی نفسہ حرج نہیں، ہاں لہو کا جلسہ ہو تو اس میں شرکت کی ممانعت ہے، اور تفصیل کامل ہمارے رسالہ الکشف شافیا میں ہے

جلد 24 صفحہ 134

اب اس سے توصاف واضح ہو گیا کہ خلاف شرع امور میں کسی کی پیروی جائز نہیں ہے اگر کسی نے عالم ہونے کے باوجود بھی ان منکرات کو جائز قرار دیا تو اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ وہ عالم نہیں بلکہ ظالم ہے

سوال

گانا قوالی مع ساز اور ناہلبلوگوں کا جمع ہونا جو صوم صلوٰۃ کے پابند نہ ہوں خصوصاً مستورات کا جمع ہونا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب:

گانا مع مزامیر مطلق ناجائز ہے ناکہ ان منکرات کیساتھ

جلد 24 صفحہ 135

اعلیٰ حضرت نے تو گانے بجانے کو مطلق ناجائز قرار دیا ہے اور لوگ انہی تمام منکرات کو مسلک بریلوی کی طرف بڑی بے شرمی کیساتھ منسوب کر دیتے ہیں اللہ بچائے ان قتنہ گروں سے

{مزارات پر حاضری کا طریقہ}

سوال

حضرت کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ برزگوں کے مزار پر جائیں تو فاتحہ کس طرح سے پڑھا کریں اور فاتحہ میں کون کون سی چیزیں پڑھا کریں؟

الجواب:

مزار شریفہ پر حاضر ہونے میں ^{مکمل} کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز بآدب عرض کرے السلام علیک یا سیدی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر درود غوثیہ تین بار، الحمد شریف ایک بار، آیۃ الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص سات بار، پھر درود غوثیہ سات بار، اور وقت فرصت دے تو سورہ کلمہ اور سورہ ملک بھی پڑھ کر اللہ عزوجل سے دعا کرے کہ الہی! اس قرأت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کر کے قابل ہے، نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اس بندہ مقبول کو نذر پہنچا، پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اس کے لیے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اس طرح سلام کر کے واپس آئے، مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے

اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلد 9 ص 524 تا 525

فتاویٰ فخر ازہر

جلد 2 ص 427 تا 428

اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلہ سے بیٹھے کہ اس کے پاس زندگی میں نزدیک یا دور جتنے فاصلہ پر بیٹھ سکتا تھا۔ (5) (رد المحتار)

بہار شریعت حصہ چہارم 852

مزار شریف پر سر رکھنا بھی منع ہے ہرگز ایسا نہ کریں

فتاویٰ علمیہ ص 364

{ عورتوں کا مزار پر جانا }

(۲) عورتوں کو مقابر اولیاء و مزارات عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے۔

جلد 9 ص 538

نوٹ:

علی حضرت نے عورتوں کو زیارت قبور سے ممانعت پر ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام

(جمل النور فی بھی النساء عن زیارت القبور) ہے جو

فتاویٰ رضویہ

جدید جلد 9 ص 541 تا 564

قدیم جلد 4 ص 166 تا 176

پر موجود ہے

اور اسکے علاوہ عورتوں کے بے پردہ نکلنے کے بارے میں بھی رسالہ لکھا جس کا نام ہے

مروج النجاء لخروج النساء

جلد 22 ص 221 تا 251

ابلسنت والجماعت بریلوی علمائے کرام کے فتوے

{غیر اللہ کو سجدہ حرام ہے}

1: علامہ ممتاز تیمور قادری صاحب (کنز الایمان اور مخالفین ص 403

2: علامہ منیر احمد یوسفی

(قبروں کی تعظیم و احترام حکم اسلام قبروں کو سجدہ مطلق حرام

3: مولانا محمد شاہد القادری صاحب تاج الشریعہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

قبر کو سجدہ اور طواف ناجائز و ممنوع ہے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں سخت گناہگار ہیں انہیں امام بنانا گناہ اور انکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ کہ پڑھنی گناہ اور

پھیرنی واجب

تعلیمات تاج الشریعہ ص 47

بحوالہ بتائی تاج الشریعہ جلد سوم ص 414

اسی کتاب کے ص 37 پر ہے کہ غیر اللہ کے آگے سجدہ اگر بہ نیت عبادت ہو تو معاذ اللہ شرک جلی و کفر صریح ہے اور اگر بہ نیت تعظیم ہو تو اشد حرام و گناہ کبیرہ ہے بحوالہ

فتاویٰ تاج الشریعہ جلد دوم ص 577

اسی کے ص 14 پر ہے کہ

انبیاء اولیاء کو سجدہ تحیت ناجائز و حرام ہے بحوالہ فتاویٰ تاج الشریعہ جلد اول ص 269

4: مفتی جلال الدین احمد الامجدی صاحب

فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 ص 496 تا 504

پر پوری تحقیق سے ثابت کیا ہے ہیکہ غیر اللہ کو سجدہ ہر صورت ناجائز ہے

اور اسی کتاب کے صفحہ 490 تا 491 پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

خدائے تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں چاہے وہ صنم ہو یا غیر صنم اللہ کے علاوہ دوسرے کو سجدہ حرام ہے سلام کی نیت سے بھی سجدہ کرنا جائز نہیں چاہے وہ

بادشاہ ہو یا شیخ جسے بطور سلام بادشاہ کو سجدہ کیا اسکے سامنے زمین چومی تو وہ ارتکاب کبیرہ کے سبب گناہگار ہوا۔ اور جو شخص غیر خدا کو سجدہ جائز بتائے وہ گمراہ ہے اس سے

مرید ہونا بھی جائز نہیں ہے ص 490_491

اسی میں ہے کہ

کسی بزرگ کی تعظیم اسکی قبر کا طواف کیا جائے ناجائز ہے کہ تعظیم بالطواف مخصوص بخلہ کعبہ ہے

ص 561 بحوالہ فتویٰ رضویہ

مزید لکھتے ہیں کہ

مزار کو بطور عبادت سجدہ کرنے والا کافر و مرتد ہے اور اگر سجدہ عظیمی ہو تو سجدہ کرنے والا فعل حرام و گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور سجدہ فقہی کو جائز قرار دینے والا گمراہ و فاسق ہے

اور سجدہ عقیدت بہر صورت ناجائز و حرام ہے ص 598

5: مفتی شریف الحق امجدی صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی مخلوق کو سجدہ جائز نہیں مخلوق کیلئے سجدہ عبادت کفر اور سجدہ تحیت حرام قطعی ہے اور سجدہ تحیت کو جائز بنانا زید کا غلط عقیدہ ہے فتاویٰ شارح بخاری جلد دوم

ص 344 اور یہی بات

ص 339 تا 340 پر بھی اسطرح موجود ہے

6: علامہ محمد اختر حسین قادری صاحب فتاویٰ علمیہ میں جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

مزارات مقدسہ کا طلب شفا کی نیت سے طواف کرنا یعنی چکر لگانا رائج قول کے مطابق ممنوع ہے اور اس سے بچنا چاہئے جلد 1 ص 344

7: مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب فتاویٰ مرکز تربیت افتاء میں لکھتے ہیں کہ جاہل عوام کا درخت کو سجدہ کرنا یہ بھی حرام ہے جبکہ بروجہ عبادت نہ ہو اگر بروجہ عبادت ہو تو قطعاً یقیناً اجتماعاً کفر ہے جلد اول ص 391

مزید لکھتے ہیں کہ

مزار کا طواف صرف تعظیم کی نیت سے بھی ناجائز ہے کہ تعظیم بالطواف صرف خانہ کعبہ کے ساتھ خاص ہے ص 365

8: مفتی امجد علی اعظمی بہار شریعت میں لکھتے ہیں کہ

مسئلہ ۴۸: نماز اللہ ہی کے لیے پڑھی جائے اور اسی کے لیے سجدہ ہونہ کہ کعبہ کو، اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لیے سجدہ کیا، حرام و گناہ کبیرہ کیا اور اگر عبادت کعبہ کی نیت کی، جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔ (1) (در مختار و افادلت رضویہ)

بہار شریعت حصہ سوم ص 489

ایک مقام پر لکھا کہ

مسئلہ ۱۵: سجدہ تحیت یعنی ملاقات کے وقت بطور اکرام کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر بقصد عبادت ہو تو سجدہ کرنے والا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔ (2) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۶: بادشاہ کو بروجہ تحیت سجدہ کرنا یا اس کے سامنے زمین کو بوسہ دینا کفر نہیں، مگر یہ شخص گنہگار ہو اور اگر عبادت کے طور پر سجدہ کیا تو کفر ہے۔ عالم کے پاس آنے والا بھی اگر زمین کو بوسہ دے، یہ بھی ناجائز و گناہ ہے، کرنے والا اور اس پر راضی ہونے والا دونوں گنہگار ہیں۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: ملاقات کے وقت جھکنا منع ہے۔ (4) (عالمگیری) یعنی اتنا جھکنا کہ حد رکوع تک ہو جائے۔

بہار شریعت حصہ شانزدہم ص 476

بلکہ روضہ انور کے حوالہ سے بھی یہاں تک فرمایا کہ

(۳۹) روضہ انور کا نہ طواف کرو، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اُن کی اطاعت میں ہے۔

بہار شریعت حصہ ششم ص 1222

9: احکام شریعت ص 241

10: ارشادات اعلیٰ حضرت ص 56 تا 57

11: عوامی غلط فہمیاں اور ان کی اصلاح ص 29

12: امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مزار کا طواف کہ محض بہ نیت تعظیم کیا جائے ناجائز ہے کہ تعظیم بالطواف مخصوص خانہ کعبہ ہے۔ مزار شریف کو بوسہ نہیں دینا چاہئے۔ علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے مگر بوسہ دینے سے بچنا بہتر ہے اور اسی میں ادب زیادہ ہے۔ آستانہ بوسی میں حرج نہیں اور آنکھوں سے لگانا بھی جائز کہ اس سے شرع میں ممانعت نہ آئی اور جس چیز کو شرح نے منع نہ فرمایا وہ منع نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ”ان الحکم الا اللہ“ ہاتھ باندھے اٹلے پاؤں آنا ایک طرز ادب ہے اور جس ادب سے شرح نے منع نہ فرمایا اس میں حرج نہیں۔ ہاں اگر اس میں اپنی یاد دوسرے کی ایذا کا اندیشہ ہو تو اس سے احتراز (بچا) کیا جائے

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص 8، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

روضہ انور پر حاضری کا صحیح طریقہ

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ خبردار جالی شریف (حضور ﷺ کے مزار شریف کی سنہری جالیوں) کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلف ادب ہے بلکہ (جالی شریف) سے چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا، اپنے مواجہ اقدس میں جگہ بخشی، ان کی نگاہ کرم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 10 ص 765، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

روضہ انور پر طواف و سجدہ منع ہے

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں روضہ انور کا طواف نہ کرو، نہ سجدہ کرو، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ حضور کریم ﷺ کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جدید جلد 10 ص 769 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

معلوم ہوا کہ مزارات پر سجدہ کرنے والے لوگ جہلا میں سے ہیں اور جہلاء کی حرکت کو تمام اہلسنت پر ڈالنا سراسر خیانت ہے، اور امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کی تعلیمات کے خلاف ہے مزارات پر عورتوں کا جانا ممنوع ہے

تمام حوالہ جات درج ذیل ہیں

- 1: فتویٰ رضویہ جلد 9 ص 535
- 2: بہار شریعت حصہ چہارم 852
- 3: فتاویٰ فخر ازہر جلد دوم ص 312 تا 313
- 4: قبروں کی تعظیم و احترام حکم اسلام قبروں کو سجدہ مطلقاً حرام ص 7
- 5: تعلیمات تاج الشریعہ ص 12
- 6: فتاویٰ تاج الشریعہ جلد 1 ص 203
- 7: وقار الفتاویٰ جلد 3 ص 376
- 8: فتاویٰ فیض الرسول جلد 5 ص 529
- 9: فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 ص 613 تا 614
- 10: فتاویٰ فیض الرسول جلد 1 ص 456
- 11: فتاویٰ مفتی اعظم جلد 3 ص 282
- 12: فتاویٰ فقیہ ملت جلد 1 ص 278 پر دو فتوے موجود ہیں
- 13: فتاویٰ مصطفویہ ص 453
- 14: فتاویٰ بریلی شریف میں تو یہاں تک لکھا ہیکہ
مزارات اولیاء پر عورتوں کا جاننا جائز و حرام ہے جب تک وہ اپنے گھروں کو واپس نہیں ہو جاتیں فرشتے ان پر لعنت بھیجتے ہیں ص 205
- 15: فتاویٰ بریلی شریف ص 121
- 16: فتاویٰ افریقہ ص 66
- 17: احکام شریعت ص 167
- 18: فتاویٰ عبیدیہ ص 213
- 19: ملفوظات شریف ص 240
- 20: ارشادات اعلیٰ حضرت ص 45
- 21: عوامی غلط فہمیاں اور انکی اصلاح ص 29

مزامیر۔ مروجہ قوالی۔ مروجہ تعزیہ داری۔ گانا بجانا۔ ڈھول تاشے سارنگ۔ ناچ و رقص۔ موسیقی۔ شراب چرس اور بھانگ وغیرہ پینا۔ تاش۔ جوا۔ قوالی سننے کے ساتھ پیسہ لٹانا۔ روپیہ کا لالا پہنانا۔ عورتوں کا جلوس میں شامل ہونا۔ اور ایسی تمام اشیاء اور افعال ناجائز و حرام ہیں

1: اعلیٰ حضرت نے ان تمام امور کے رد میں ایک پورا رسالہ لکھا جس کا نام درج ذیل ہے

لہو و لعب

کھیل تماشا۔ میلہ۔ مزاح۔ ناچ۔ گانا۔ قوالی۔ مزامیر۔ راگ۔ سماع۔ موسیقی وغیرہ سے متعلق

فتاویٰ رضویہ جلد 24 ص 76 تا 167 پر موجود ہے

فتاویٰ رضویہ میں یہ رسالہ قریباً 90 صفحات پر مشتمل ہے

2: اسی طرح بہار شریعت کے بعض مقامات مزامیر کیساتھ قوالی وغیرہ کی مذمت کی گئی ہے

حصہ 1 ص 160 اور 276

حصہ 9 ص 467

حصہ 16 ص 514 تا 515 وغیرہ

3: فتاویٰ فخر ازہر جلد دوم ص 363 تا 364 اور ص 332 تا 333

4: تعلیمات تاج الشریعہ ص 51

ص 39 ص 36 ص 30

فتاویٰ مفتی اعظم جلد اول

ص 299 تا 300

5: فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم ص 487 تا 488 اور ص 512

ص 508 تا 510 ص 518 تا 519

ص 545 ص 533 تا 534

ص 563 تا 564 ص 611

6: فتاویٰ نعیمیہ ص 10 ص 134

7: مختصر فتاویٰ اہلسنت ص 196

8: وقار الفتاویٰ ص 163 تا 167

9: فتاویٰ شارح بخاری جلد دوم ص 498

10: فتاویٰ مفتی اعظم جلد پنجم

ص 184

11: فتاویٰ مفتی اعظم جلد دوم ص 125

12: فتاویٰ فقیہ ملت جلد دوم ص 337 تا 342 اور ص 296 تا 297

13: فتاویٰ اکبریہ جلد اول

ص 493 تا 490

14: فتاویٰ شرعیہ جلد دوم ص 442

15: فتاویٰ افریقہ ص 129

16: فتاویٰ مرکز تربیت افتاء

جلد دوم

ص 478 تا 479 ص 379

17: تفسیر صراط الجنان سورہ المائدہ آیت 77

سورۃ قلب آیت 6

18: فتاویٰ مسعودی ص 542

نوٹ: اعلیٰ حضرت نے شادیوں کی رسومات کے تعلق سے بھی ایک الگ رسالہ لکھا جس میں تمام امور غیر شرعیہ کا رد کر کے امت کی اصلاح کی گئی ہے۔ رسالہ کا نام ہے

ہادی الناس فی رسوم الاعراس

فتیٰ رضویہ

جلد 23 ص 278 تا 324

یہ رسالہ قریباً 44 صفحات کا ہے

تعزیه

مروجہ تعزیه داری کے ناجائز و حرام ہونے پر علمائے اہلسنت کے 110 فتاویٰ

- (1) فتاویٰ عزیزی، ص 184 (2) ایضاً، ص 186 (3) ایضاً، ص 188 (4) ایضاً، ص 189 (5) فتاویٰ رضویہ، ج 29، ص 238 (6) ایضاً، ج 24، ص 142 (7) ایضاً، ص 145 (8) ایضاً، ص 490 (9) ایضاً، ص 493 (10) ایضاً، ص 498 (11) ایضاً، ص 499 (12) ایضاً، ص 500 (13) ایضاً، ص 501 (14) ایضاً، ص 502 (15) ایضاً، ص 503 (16) ایضاً، ص 504 (17) ایضاً، ص 505 (18) ایضاً، ص 507 (19) ایضاً، ص 508 (20) ایضاً، ص 513 (21) ایضاً، ص 525 (22) ایضاً، ص 558 (23) ایضاً، ج 21، ص 168 (24) ایضاً، ص 221 (25) ایضاً، ص 246 (26) ایضاً، ص 247 (27) ایضاً، ص 423 (28) ایضاً، ج 16، ص 121 (29) ایضاً، ص 155 (30) ایضاً، ج 15، ص 263 (31) ایضاً، ج 8، ص 455 (32) ایضاً، ج 6، ص 442 (33) ایضاً، ص 608 (34) فتاویٰ شرعیہ، ج 2، ص 612 (35) ایضاً، ج 2، ص 442 (36) فتاویٰ بحر العلوم، ج 1، ص 188 (37) ایضاً، ص 320 (38) ایضاً، ج 4، ص 293 (39) ایضاً،

ج5، ص238 (40) ایضاً، ص247 (41) ایضاً، ص268 (42) ایضاً، ص301 (43) ایضاً، ص442 (44) ایضاً، ص443 (45) ایضاً، ص452 (46) ایضاً، ص453 (47) ایضاً، ص456 (48) ایضاً، ج6، ص173 (49) فتاویٰ دیداریہ، ص120 (50) ایضاً، ص132 (51) فتاویٰ مفتی اعظم راجستھان، ص135 (52) فتاویٰ خلیلیہ، ج1، ص79 (53) فتاویٰ اجملیہ، ج4، ص15 (54) ایضاً، ص42 (55) ایضاً، ص68 (56) ایضاً، ص83 (57) ایضاً، ص105 (58) ایضاً، ص128 (59) ایضاً، ص88 (60) فتاویٰ شارح بخاری، ج2، ص454 (61) فتاویٰ ضیاء العلوم، ص39 (62) فتاویٰ ملک العلماء، ص463 (63) فتاویٰ اجملیہ، ج4، ص15 (64) فتاویٰ فقیہ ملت، ج1، ص54 (65) ایضاً، ج2، ص155 (66) کیا آپ کو معلوم ہے، ج1، ص215 (67) فتاویٰ مسعودی، ص83 (68) فتاویٰ نعیمیہ، ص55 (69) فتاویٰ اویسیہ، ص464 (70) فتاویٰ تاج الشریعہ، ج1، ص293 (71) ایضاً، ص427 (72) ایضاً، ج2، ص103 (73) ایضاً، ص341 (74) ایضاً، ص511 (75) ایضاً، ص561 (76) ایضاً، ص597 (77) ایضاً، ص619 (78) تعزیہ بازی (79) ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص286 (80) اعلیٰ حضرت کے بعض نئے فتاویٰ، ص86 (81) فتاویٰ منظر اسلام نمبر، ص218 (82) ایضاً، ص219 (83) ایضاً، ص235 (84) ایضاً، ص237 (85) ایضاً، ص239 (86) ایضاً، ص246 (87) فتاویٰ رضاء الیتمی، ص285 (88) عرفان شریعت، ص10 (89) فتاویٰ شریعیہ، ج3، ص272 (90) ایضاً، ص531 (91) فتاویٰ امجدیہ، ج4، ص167 (92) ایضاً، ص185 (93) ایضاً، ص206 (94) تعزیہ اور ماتم (95) تعزیہ علمائے اہل سنت کی نظر میں (96) رسومات محرم اور تعزیہ داری (97) مروجہ تعزیہ داری کا شرعی حکم (98) بہار شریعت، ج16 (99) خطبات محرم، ص464 (100) محرم میں کیا جائز کیا ناجائز (101) محرم الحرام کے بارے میں 50 سوالات اور علمائے اہل سنت کے جوابات (102) ماہ محرم اور بدعات (103) قانون شریعت (104) فتاویٰ فیض الرسول، ج1، ص247 (105) ایضاً، ص249 (106) ایضاً، ص250 (107) فتاویٰ فیض الرسول، ج2، ص518 (108) ایضاً، ص533 (109) ص563 (110) ایضاً، ص646

متبرک مقام کی مٹی بغرض تبرک کھانا جائز ہے

1: مٹی کھانا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے عورتوں اور بچوں کو بھی اس سے منع کرنا چاہیے۔

متبرک مقام کی مٹی بغرض تبرک کبھی کھالیں تو اس میں مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن نہ کھانا بہتر ہے کیونکہ جواہر الفتاویٰ وغیرہ کتب میں ہے کہ کراہت عام ہے خواہ کہیں کی بھی مٹی ہو الحاوی میں امام ابو القاسم سے روایت ہے کہ مٹی کھانا احمقوں کا فعل ہے عقلاء کا نہیں۔ محیط میں ہے اگر عورت مٹی کھانے کی عادت بنالے تو اسے روکا جائے کیونکہ اس میں صحت و جمال کا نقصان ہے اور فائدہ کچھ نہیں

تلخیص فتاویٰ نظامیہ

ص126 تا 127

2: عام مٹی کھانا مکروہ ہے بلکہ فقہاء کرام سے حرام تک کا قول وارد ہے کیونکہ اس سے انسانی صحت کو خطرہ و نقصان پہنچنے کا قوی امکان ہے قاضی خان میں ہے "یکرہ اکل

الطیب لان ذلک یضرہ فیصیر قاتلاً" البتہ اگر بلاکساچاٹ لیا جائے

تاکہ خواہش پوری ہو جائے تو کوئی حرج نہیں زیادہ کھانا نقصان سے خالی نہیں

فتاویٰ فخر ازہر جلد دوم ص497

3: فقہیہ الہند حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ واضح ہو کہ مٹی کھانا مطلقاً حرام نہیں ہے کیونکہ مٹی پاک ہے اور پھر تفسیر کبیر سورۃ النساء زیر آیت 43 اور مسلم شریف کی حدیث سے پھر شرح صحیح مسلم امام نووی کے حوالہ سے یہ ثابت کیا گیا کہ مٹی پاک اور حلال ہے پھر لکھتے ہیں کہ جب آیت اور حدیث سے ثابت ہوا کہ مٹی پاک اور حلال ہے تو کھانا بھی مطلقاً جائز ہوا خواہ مدینہ منورہ کی ہو خواہ غیر اسکے

پھر فرماتے ہیں البتہ عادتاً نہ پکڑے اور کثرت سے نہ کھائے کہ موجب بیماری کا ہے اس لیے فقہاء مٹی کھانے پر عادتاً پکڑنے کو مکروہ تنزیہی لکھتے ہیں بوجہ بیماری اور نقصان جسم اور جمال کے، نہ کہ بوجہ حرمت اور ناپاکی کے، اور اگر گاہے گاہے کھالے یا قلیل ہو تو درست اور جائز ہے چنانچہ مدینہ منورہ کی مٹی گاہے قلیل کھانا درست ہے

فتاویٰ مسعودی ص 586 تا 587

4: اعلیٰ حضرت خود فرماتے ہیں

مسئلہ: مٹی کھانا حرام ہے یعنی زیادہ کہ مضربے خاکِ شفا شریف سے تبرکاً قدرے کچھ لینا جائز ہے

فتاویٰ رضویہ جلد 4 ص 727

وضاحت: ان تمام حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو لوگ مزارات پر جا کر برکت کیلئے وہاں کی مٹی سے تھوڑی سی مٹی چاٹ لیں تو اس میں کچھ حرج نہیں مگر اتنی مٹی کھالینا کہ جس سے انسان کی صحت بگڑے اس صورت میں مٹی کھانا مکروہ ہے بلکہ فقہاء کرام سے حرام تک کا قول وارد ہے

دیوبندیوں سے گزارش:

جب کوئی سنی مسلمان تبرک کے طور پر کسی ولی کی مزار سے نمک یا مٹی وغیرہ اٹھا کر چاٹ لے یا برکت کیلئے گھر والوں میں تقسیم کر دے تو دیوبندی کفر و شرک کے فتوے لگانا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ اس طرح کارنامے خود دیوبندیوں کے بزرگوں سے ثابت ہیں

پہلا حوالہ:

اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں: مولوی معین الدین صاحب حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے وہ حضرت مولانا کی ایک کرامت (جو بعد وفات واقع ہوئی) بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ ہمارے نانوتہ میں جاڑہ بخار کی بہت کثرت ہوئی۔ سو جو شخص مولانا (محمد یعقوب) کی قبر سے مٹی لے جا کر باندھ لیتا اسے ہی آرام ہو جاتا۔ بس اس کثرت سے مٹی لے گئے کہ جب ڈلوؤں تب ہی ختم۔ کئی مرتبہ ڈال چکا۔ پریشان ہو کر ایک دفعہ مولانا کی قبر پر جا کر کہا۔ یہ صاحبزادے بہت تیز مزاج تھے۔ آپ کی تو کرامت ہو گئی اور ہماری مصیبت ہو گئی۔ یاد رکھو کہ اگر اب کے کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے ایسے ہی پڑے رہیو۔ لوگ جو تہ پہنہ تمہارے اوپر ایسے ہی چلیں گے۔ بس اس دن سے پھر کسی کو آرام نہ ہوا۔ جیسے شہرت آرام کی ہوئی تھی ویسے ہی یہ شہرت ہو گئی کہ اب آرام نہیں ہوتا۔ پھر لوگوں نے مٹی لے جانا بند کر دیا۔ (ارواحِ ثلاثہ صفحہ نمبر ۲۵، چشتی)

دوسرا حوالہ:

اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ نے خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت کی کہ حضور علیہ السلام ان کو فرما رہے ہیں کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر علم کھول دے تو ضرر کی قبر کی مٹی میں سے کچھ لو اور اسکو نہار منہ نگل جاؤ۔ ان فقیہ نے ایسا ہی کیا اور اسکی برکتیں ظاہر ہو گئیں

جمال الاولیاء ص 105

تیسرا حوالہ:

بقول تھانوی قبر کی مٹی باعث شفا بن گئی

تھانوی صاحب نے اپنی کتاب جمال الاولیاء میں حضرت محمد بن حسن المعلم باعلوی کے متعلق لکھا ہے کہ ایک چور نے آپ کے کھجور کے درختوں پر سے کچھ پھل چوری کر لیا تھا تو اس کے بدن میں زخم ہو گئے اور اس قدر تکلیف کہ نیند حرام کر دی صبح ہوئی وہ حضرت شیخ کی خدمت میں معذرت کیلئے حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ فلاں صاحب کی قبر پر جاؤ اور اس قبر کی مٹی اپنے زخم پر لگا لو اس نے ایسا کیا اور اچھا ہو گیا۔ جمال الاولیاء ص 157

ان تین حوالوں سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اولیاء کرام کی مزارات والی مٹی میں بھی اللہ تعالیٰ نے برکت اور شفاء رکھی ہے۔ اب کوئی دیوبندی جرت کر کے فتیٰ لگائے

"چند جہالتوں اور جعلی پیروں کا بھرپور رد"

نیم کے درختوں کو غوث پاک کی طرف منسوب کرنا وہاں نیاز و فاتحہ دلانا اسلام کرنا نذر ماننا کیسا ہے؟

جواب: اس درخت کو کوسیدنا غوث پاک کی طرف منسوب کر کے وہاں نیاز و فاتحہ دلانا اس کو اسلام کرنا نذر ماننا وغیرہ محض خرافات ہیں

فتاویٰ مرکز تربیت افتاء

جلد دوم ص 376 تا 377

اس نیم کے درخت کو غوث پاک کی نشانی قرار دینا یا فرضی مزار بنالینا پھر اس پر فاتحہ پڑھنا اور پھول ڈالنا اور اسکی زیارت کو جانا اور عرس منانا اور ناچ گانے مزار میر کیساتھ غوث پاک کے نام پر صندل نکالنا اور اسمیں مردوں عورتوں کا مخلوط ہو کر ایک ساتھ گشت کرنا یہ سارے کام حرام و گناہ ہیں رہ گیا جاہل عوام کا اس درخت کے سامنے سجدہ کرنا تو یہ بھی حرام ہے جبکہ بروجہ عبادت نہ ہو اور اگر بروجہ عبادت ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کفر ہے جلد دوم ص 390 تا 391

زید کا پانی اور تیل مزار شریف کی دیوار سے لگا کر دم کرنا اور یہ کہنا کہ سرکار صاحب مزار کا دم کیا ہوا ہے نیز یہ کہنا کہ آج چلے جاؤ سرکار صاحب مزار نے ایک دو دن یا ہفتہ کے بعد بلایا ہے یہ جھوٹ معلوم ہوتا ہے اور جھوٹ گناہ ہے الایہ کہ صاحب کشف ہو اور بطور کشف دم کر کے اور مرضی معلوم کر کے یہ بتائے واللہ تعالیٰ اعلم

جلد دوم ص 399

لوگوں کا یہ کہنا کہ جو کچھ کرتے ہیں سرکار صاحب مزار ہی کرتے ہیں صحیح نہیں اس طرح کی بولی سے احتراز چاہیے بلکہ یوں کہے کہ جو کچھ اولیاء کرام کرتے ہیں وہ اللہ کی عطا

اور توفیق ہی سے کرتے ہیں

جلد دوم ص 400

"مزارات کا دھاگہ ہاتھوں میں باندھنا کیسا ہے؟"

جواب: امیر شریف یا کسی بھی جگہ کا دھاگہ ہاتھ میں باندھنا جائز نہیں ہے کہ اس میں مشرکین سے مشابہت ہے وہ بھی اپنے تیر تھ استھانوں سے اسی قسم کے دھاگے لاکر باندھتے ہیں نیز انکا ایک تہوار کشابندھن ہے جسمیں اسی قسم کے دھاگے باندھے جاتے ہیں اور تشبہ بالغیر ناجائز و گناہ ہے حضور بخاری مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو یہ جائز نہیں کہ دھاگہ ہاتھ میں باندھے اس میں مشرکین کیساتھ تشبہ ہے اور حدیث میں ہے من تشبہ بقوم فهو منهم

فتاویٰ مرکز تربیت افتاء

جلد دوم ص 436

حضرت خضر علیہ السلام کی فاطحہ کی عورتوں تالاب وغیرہ پر جانا اور کشتی چھوڑنا جہالت اور تشبیہ ہندو ہے اس سے بچنا لازم ہے اور انکی فاطحہ کی تالاب یا ندی کے کنارے نہ جائیں بلکہ گھری پر فاتحہ دلائیں۔ فتاویٰ فقیہ ملت

جلد اول ص 492

"ایک جعلی پیر بابا کا رد"

کسی مکار اور فریب کار بابا کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ ہم کو شہیدوں ولیوں اور بڑے پیروں وغیرہ کی سواری آتی ہے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا البتہ شیطان اور اسکی ذریات اسپر مکمل طور سے ضرور مسلط ہیں ورنہ وہ ایسی بکواس ہرگز نہ کرنا شہید ولی اور بڑے پیر تو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں انکو ایک بے نمازی فاسق و فاجر اور مکار بنے ہوئے بابا سے کیا تعلق اور اسکا یہ کہنا بھی سراسر جھوٹ ہے کہ... نے ہمیں بشارت دی ہے۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے جھوٹے بابا سے دور رہیں اور اسکو اپنے قریب نہ آنے دیں

اسکے کہنے پر جو فرضی مزار بنایا گیا ہے اسے کھود کر پھینک دیں ورنہ اسے صحیح مزار سمجھ کر لوگ اسکی زیارت کریں گے اور مستحق لعنت ہوں گے۔ اور جس نے اللہ کے نام کی جگہ... بابا کا نام لیکر مرغاذب کیا مسلمانوں کو حرام مرداری گوشت کھلایا اسے کلمہ پڑھا کر اعلانیہ توبہ واستغفار کرایا جائے اور بیوی والا ہو تو دوبارہ اسکا نکاح

پڑھایا جائے اور اس سے عہد لیا جائے کہ آئندہ پھر کبھی بسم اللہ اللہ اکبر کی بجائے دوسرا نام لیکر کوئی جانور ذبح نہیں کریگا اور جن لوگوں نے جان بوجھ کر اس مرداری مرنے کا گوشت کھایا ہے... کے گھر والے اور وہ تمام لوگ جو چادر گا کر کے جلوس وغیرہ میں شریک رہے سب کو توبہ کرایا جائے اور ان سے عہد لیا جائے کہ آئندہ پھر اس طرح کا کوئی پروگرام ہرگز نہیں کریں گے

فتاویٰ فقیہ ملت جلد 1 ص 293

"بے نمازی پیر اور مرید"

ایسا نام نہاد پیر جو نماز نہیں پڑھتا اور کہتا ہے کہ ہم نماز عشق پڑھتے ہیں ظاہری نماز کی ہمیں فرصت نہیں وہ حضور علیہ السلام کی پیروی کی بجائے شیطان کی اتباع کر رہا ہے اور سارے مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ نکال رہا ہے اسکا ٹھکانا جہنم ہے۔

لہذا مسلمان ایسے نام نہاد پیر اور اسکے ماننے والوں سے دور رہیں اور خنزیر یعنی سور سے بھی زیادہ ان سے نفرت کریں کہ وہ لوگوں کو گمراہ نہیں کرتا اور یہ گمراہ کرتے ہیں۔

فتاویٰ فقیہ ملت جلد 2 ص 408

"پیر سے پردہ لازم"

عورت کو غیر محرم پیر سے پردہ کرنا ضروری ہے پیر پر دے کے معاملہ میں باپ کے مانند نہیں ہے۔ البتہ مرتبے میں باپ کے مانند بلکہ باپ سے بڑا اور افضل ہے۔

علی حضرت فرماتے ہیں کہ پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو فتاویٰ رضویہ جلد نہم نصف آخر ص 304

اور مفتی اعظم فرماتے ہیں کہ عورت پر ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے پیر استاد محرم نہیں ہوتا محض اجنبی ہے جو بزرگان دین ہیں وہ پردے کو لازم ہی جانتے ہیں۔ شرعاً

اجانب سے پردہ لازم ہے حضرت علی کاری فرماتے ہیں کہ جو عورتیں خود بے پردہ پھرتی ہیں انکو ہدایت کرنا پیر کا کام ہے فتاویٰ مصطفویہ ص 490

بحوالہ فتاویٰ فقہی ملت

جلد دوم ص 428

پیر سے پردہ

مرید ہونے کے بعد بھی پیر عورت کیلئے نا محرم ہے اور کسی عورت کا پیر کے سامنے بے پردہ آنا جائز نہیں اور جسم کو چھونا خاص سر یا پلوں وغیرہ دبا حرام ہے

وقار الفتاویٰ ص 170

جو اپنے سامنے عورتوں کو بے پردہ بلاتا ہو اور ہاتھ پلوں وغیرہ تنہائی میں دبواتا ہو وہ پیر نہیں ہے شیطان ہے اس بیعت ہونا تو بڑی بات ہے اسکے پاس بیٹھنا بھی جائز نہیں ہے

حضور علیہ السلام نے بھی بیعت کرتے وقت کسی عورت کا ہاتھ پکڑ کر بیعت نہ لی تھی تو ان پیروں کو یہ اجازت کیسے ہو جائے گی کہ ان کا جسم عورتیں دبا لیں اور وہ بے پردہ پیر کے سامنے آئیں مرید ہونے کے بعد بھی عورت نا محرم رہتی ہے اور اس کو اپنے پیر سے اسی طرح پردہ کرنا لازمی ہے جس طرح دوسرے لوگوں سے پردہ کرنا ضروری ہے۔

کسی پیر کا اپنی بیعت شدہ نوجوان خواتین کو اپنی محفل میں بلانا۔ اور رات کو محفل کے بعد اپنے کمرہ میں بلا کر ان کے ساتھ شب باشی کرنا اور اس مقصد کیلئے مخصوص رضاعی بنانا جو کہ بیک وقت دس یا پندرہ اشخاص کیلئے کافی ہو

یہ تمام باتیں حرام ہیں ایسے جاہل بد عمل اور شیطان صفت نام نہاد پیروں کے واقعات اخبارات میں آتے رہتے ہیں کہ وہ اپنی مرید عورتوں کو لیکر فرار بھی ہو جاتے ہیں

وقار الفتاویٰ ص 171

غیر محرم پیر سے عورت کو پردہ واجب ہے پردہ کے باب میں پیر وغیرہ پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے جو ان لڑکی کو چہرہ کھول کر بھی سامنے آنا منع ہے در مختار میں ہے کہ جو ان عورت کو اندیشہ فتنہ کی وجہ سے مردوں کے سامنے چہرہ کشائی سے روکا جائے پیر و مرشد اگر نا محرم ہے تو عورت کا ان سے بھی پردہ کرنا واجب ہے اور بڑھیا اگر سن ایاس کو پہنچی ہوئی ہو جس سے احتمال فتنہ نہ ہو تو حجاب عرفی ضروری نہیں مگر حجاب شرعی بوڑھی عورت کیلئے بھی واجب ہے

فتاویٰ رضویہ جلد 22 ص 205

جو پیر اسلامی پردے کا لحاظ اور شرعی احتیاط نہ رکھے وہ فاسق ہیں ان سے بیعت جائز نہیں ایسے پیر سے مرید ہونا نہ چاہیے۔ حاجت شرعیہ ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو اور

خلوت بھی نہ ہو تو پردے کیساتھ بعض نا محرم سے ضرور تالکلام جائز ہے فتاویٰ رضویہ جلد 22 ص 243

بحوالہ فتاویٰ قادریہ ص 58

نوٹ: علامہ فیض احمد اویسی نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام جاہل پیر اور جاہل مرید ہے

"عورتوں کا تعویز اٹکیلیے آئتمہ اور پیروں کے پاس جانا"

عالم ہو یا پیر کسی کے سامنے غیر محرم عورتوں کا بے پردہ جانا جائز نہیں ہے اور جو شخص بے حجاب عورتوں کے آنے پر راضی ہے وہ گناہگار ہے اس کو امام بنانا بھی ناجائز ہے و قار الفتاویٰ جلد 3 ص 155

سوال

جس طرح مرد کو ہاتھ پکڑ کر مرید کرتے ہیں اسی طرح عورتوں کو بھی ہاتھ پکڑوا کر مرید کرتے ہیں اور پیر کا اپنی مریدنی کو اپنے بستر پر آرام کرانا، اپنی گدی پر بیٹھانا، اپنے سر پر تیل مالش کرانا اور ہاتھ پیر کمر وغیرہ دبو انا کیسا ہے

جواب

غیر عورتوں کا ہاتھ پکڑنا حرام، بد کام بد انجام ہے اور غیر محرم کیساتھ خلوت میں رہنا ہی حرام اور ہاتھ پیر دبو انا ساتھ سونا تو حرام در حرام ہے اور ایسا شخص پیر گناہگار مستوجب نار مستحق غضب جبار ہے اور نالائق پیری ہے اور اگر ان محرمات کو جائز سمجھتا ہے تو مسلمان ہی نہیں اور اس سے بیعت ہونا حرام اور اس کی صحبت سخت زہر اشند حرام فتاویٰ تاج الشریعہ جلد 2 ص 24 بحوالہ تعلیمات تاج الشریعہ ص 22 تا 23

"پیر سے بھی پردہ ضروری ہے"

"عورتوں سے خلط ملط رکھنے والے پیر کی بیعت نہ ہوں"

احکام شریعت ص 190

"ولی و بزرگ کی تصاویر کا حکم"

کسی ولی یا بزرگ کی تصویر کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگنے والا شخص سخت جاہل ہے ایسا شخص توبہ کرے اور تجدید ایمان بھی کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ فتاویٰ تاج الشریعہ جلد دوم ص 574 بحوالہ تعلیمات تاج الشریعہ ص 27

"خانقاہ میں یا گھر میں اپنے پیر کی تصویر لگانا"

حرام اشند حرام، بد کام بد انجام بلکہ کفر نما کام ہے کیونکہ پیر کی تصویر کے عموماً وہی آداب، تعظیم و توسل و اعتقاد برز ہے۔ ہوتا ہو گا جو پیر کے ساتھ ہوتا ہے اور حرام کو حلال ماننا کفر ہے لہذا توبہ و احتراز فرض ہے۔ فتاویٰ تاج الشریعہ جلد دوم ص 26 بحوالہ تعلیمات تاج الشریعہ ص 23

پیر کی تصویر گھر میں لگانا

"پیر اور مرید کا شریعت کی خلاف ورزی کرنا فوٹو کھنچوانا"

تصویر اپنے پیر کی ہو یا کسی بھی انسان یا جاندار کی اسے اپنے گھر میں آویزاں کرنا جائز نہیں

فتاویٰ مرکز تربیت افتاء

جلد دوم ص 570

مسئلہ:

کسی پیر کا فوٹو کچھو انا اپنی محفل میں فوٹو بازی اور ویڈیو فلم بنانے سے منع نہ کرنا بلکہ اس فعل پر رضامند ہونا۔ اور پیر کو باوجود اختیار ہونے کے خلاف شرع امور سے اپنے مریدین کو نہ روکنا۔ پیر کا اپنی محفل میں داڑھی منڈے لوگوں سے نعت خوانی کروانا وغیرہ کیسا ہے؟

جواب:

اسلام میں بزرگی کا دار و مدار

تقویٰ اور پرہیز گاری پر ہے حرمت یعنی حرام چیزوں کا مرتکب ولی نہیں ہو سکتا ہے

فوٹو کچھو انا حرام ہے، علامہ شامی نے اسے گناہ کبیرہ بتایا ہے

اور احادیث میں اسپر سخت و عیدیں آئی ہیں

لہذا جو شخص تصویریں کچھو انا ہے اور لوگوں کو یا اپنے مریدوں کو بھی اس سے منع نہیں کرتا اس سے معلوم ہوتا ہے

کہ وہ تصویر کو جائز سمجھتا ہے وہ کسی طرح بزرگ نہیں ہو سکتا، اس کو پیر کہنا ہی غلط ہے اور اس سے مرید ہونا ناجائز ہے۔ جو شخص اپنے مریدوں کو برائی سے نہ روکے وہ پیر

ہی کیسا اور دیگر جو باتیں سوال میں لکھی ہیں سب ناجائز ہیں

وقار الفتاویٰ ص 174

"فرضی مزار یا فرضی چلانا اور اسکے ساتھ اصل جیسے معاملات کرنا"

1: فرضی مزار بنانا جائز نہیں اور اسکی زیارت کرنے والوں پر خدائے تعالیٰ کی لعنت ہے فتاویٰ عزیز یہ جلد اول ص 144

فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 ص 611

اور اسی فتاویٰ میں ہے کہ جب تک ثبوت صحیح شرعی سے کسی بزرگ کا مزار ہونا ثابت نہ ہو جائے وہاں خیال قائم کرنے اور غیر معتبر لوگوں کے کہنے سے یہ جائز نہ ہو گا کہ

وہاں بزرگ کا مزار مان لیں ص 686

لہذا جس طرح فرضی مزار بنانا جائز نہیں ہے اور اسکی زیارت کرنے والوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے اسی طرح کسی بزرگ کے نام سے فرضی چلہ بنانا بھی جائز نہیں ایسے

اسکو ہٹانا نہایت ضروری ہے تاکہ لوگ اندھی عقیدت میں پھنسنے سے بچیں اب تو جگہ جگہ نئے نئے چلے سننے میں آرہے ہیں حیرت کی بات تو یہ ہے کہ وہ بزرگان دین جنکا

ان جگہوں پر کبھی گزر نہیں ہوا ان کے نام کے چلے موجود ہیں حالانکہ عرف عام میں چلہ گاہ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پر اللہ تعالیٰ کے کسی ولی نے کچھ دیر عبادت یا قیام

کیا ہو مگر اب تو دنیا پرست لوگوں نے پیٹ بھرے نوٹ بٹور کٹیلے جگہ جگہ چلے بنائے دھونی سلگائے مور چھل لیکر بیٹھے ہیں صورت مستفسرہ میں ان مصنوعی فرضی چلہ

گاہوں پر جاندارست نہیں اور ایسے فرضی چلہ کو ہٹانا نہایت ضروری ہے

فتاویٰ فخر ازہر جلد 2 ص 483

2: اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ کی جلد 4 ص 115 پر تحریر فرماتے ہیں کہ قبر بلا مقبور کی زیارت کیلئے وہ افعال کرنا گناہ ہے اور جب کہ وہ اسپر اڑے ہوئے ہوں اور باعلان اسے کر رہے ہوں تو وہ فاسق ملعن ہیں اس جلسہ زیارت میں شرکت جائیز نہیں۔ اس معاملہ سے جو خوش ہیں خصوصاً وہ جو خرافات میں مددگار و حمایتی ہیں سب گناہ گار بلکہ وہ بھی جو باوجود قدرت و طاقت خاموش ہیں مگر ان میں کوئی بات کفر نہیں کہ اس سے ایمان و نکاح باطل ہو بہر حال فرضی قبر بنانا اور اسکے ساتھ اصل جیسا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے

فتاویٰ فخر ازہر

جلد 2 ص 350 تا 351

3: فرضی قبر بنانا حرام ہے

فتاویٰ تاج الشریعہ

جلد 4 ص 421 بحوالہ

تعلیمات تاج الشریعہ ص 60

4: فتاویٰ تاج الشریعہ

جلد اول ص 444 بحوالہ

تعلیمات تاج الشریعہ ص 19

5: فتاویٰ فیض الرسول جلد 2 ص 543 اور ص 611

6: پہلا فتویٰ

فاسقوں کی خبر کی بنیاد پر کسی فرضی قبر کو ولی کی قبر مان کر اس قبر پر عرس کرنا اور اسکی زیارت کرنا سخت ناجائز و حرام ہے

دوسرا فتویٰ

مصنوعی قبر کی زیارت حرام ہے اور حدیث میں لعنت آئی ہے جو بزرگ کی قبر ہونے کا مدعی ہو وہ دلیل شرعی سے ثابت کرے بلا دلیل شرعی قبر بنانا بھی ناجائز گناہ ہے

تیسرا فتویٰ

بیٹک جب تک ثبوت صحیح شرعی سے کسی بزرگ کا مزار ہونا ثابت نہ ہو جائے وہاں محض خیال قائم کرنے اور غیر معتمد لوگوں کے کہنے سے یہ جائیز نہ ہو گا کہ وہاں بزرگ

کا مزار مان لیں خصوصاً فساق کا بیان حال قال اللہ تعالیٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَؤُلَاءِ فَسَاقٍ بَشِيرٌ ۖ فَيَتَّبِعُهُمُ الْفَسَقُ ۚ فَلَيْسَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّشِيرٌ ۚ

سورۃ الحجرات آیت 6

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو

بزرگ کا مزار ہونا تو بزرگ کا مزار ہے وہاں عرس کرنا اور چڑھانا کا وہاں مسلم کی قبر ہے جب تک ثابت نہ ہو جائے وہاں جانا نیز سمجھنا اور وہاں پڑھنا اسکی بھی اجازت نہ

ہوگی

فتاویٰ فیض الرسول

جلد دوم ص 686 تا 687

7: فتاویٰ علمیہ جلد اول ص 365 تا 366 پر اعلیٰ حضرت کی بات نقل کی جو پہلے حوالے میں بیان ہوئی اور آخر میں لکھتے ہیں اور جو لوگ عدم علم کی بنا پر ایسے فرضی مزار پر چلے جائیں تو ان پر الزام نہیں مگر بعد علم توبہ کریں

8: جس قبر کا یہ بھی حال معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان کی ہے یا کافر کی، اس کی زیارت کرنی، فاتحہ دینی ہر گز جائز نہیں کہ قبر مسلمان کی زیارت سنت ہے اور فاتحہ مستحب، اور قبر کافر کی زیارت حرام ہے اور اسے ایصال ثواب کا قصد کفر،

فتاویٰ رضویہ جلد 9 ص 535

9: بغیر ثبوت کسی مزار کی زیارت کو نہیں جانا چاہئے

فتاویٰ علمیہ جلد 1 ص 365

فتاویٰ علمیہ جلد 1 ص 362

10: ایسی مصنوعی قبر جسمیں صاحب قبر کا کوئی ثبوت نہیں صرف گلاں کے بڑے بوڑھوں کے کہنے سے کہ انہوں نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے کہ رات میں اس قبر کی جگہ کوئی سفید چیز نظر آرہی تھی کہ جس سے معلوم ہو رہا تھا کوئی شخص سفید لباس پہنے ہوئے کھڑا ہے تو صبح کے وقت لوگوں نے اس جگہ تھوڑی سی مٹی رکھ کر اس جگہ کو ملنگ بابا کے تھان کے نام سے یاد کرنے لگے اور اس جگہ فاتحہ دلانا شروع کر دیے پھر وہاں پختہ قبر بنوادی اور اسپر چادریں چڑھانا وغیرہ یہ سب واہیات، خرافات اور جاہلانہ حماقتیں ہیں انکا ازالہ لازم ہے شرع میں اسکی کچھ اصل نہیں محض روشنی اور سفید چیز کے نظر آنے سے قبر کا ثبوت نہیں ہوتا اور فرضی قبر کی زیارت کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے نیاز و فاتحہ دلانا سب ناجائز اور کسی بزرگ کی جانب اسکی نسبت محض افتراء ہے۔ اس قبر کو بنوانے والے اور مجاوری کرنے والے سب کے سب گنہگار ہوئے ان پر توبہ لازم اور بنانے والے نے اگر بغیر اجرت بنایا تو اسکو بھی توبہ کرنا ضروری ہے۔

فتاویٰ فقیہ ملت

جلد 1 ص 295 تا 296 اور ص 293

11: فتاویٰ مرکز تربیت افتاء

جلد 1 ص 377 تا 391 ص 413

12: فتاویٰ مرکز تربیت افتاء جلد 2 ص 378

"مزارات پر چادر چڑھانا"

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں اللہ تعالیٰ کے ولی کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لئے محتاج کو دیں احکام شریعت حصہ اول ص 42

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: جب چادر موجود ہو اور ہنوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں اللہ تعالیٰ کے ولی کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کے لئے محتاج کو دیں احکام شریعت حصہ اول ص 42

بحوالہ فتاویٰ فخر ازہر جلد دوم ص 285

بقصد تبرک مزارات پر چادر ڈالنا مستحسن ہے خواہ ایک ڈالی جائے یا دو چند مگر ان سب چادروں کو ان پر چھوڑا نہ جائے بلکہ صرف ایک چادر رہنے دیں کہ مقصود قلوب عوام میں مزارات مبارکہ کی عظمت پیدا کرنا ہے اور وہ ایک سے حاصل ہے فتاویٰ علمیہ جلد 1 ص 365

چادر چڑھانے کے لیے بعض لوگ تاشے باجے کے ساتھ جاتے ہیں یہ ناجائز ہے

مزار پر چادر ڈالنے کی منت ماننا کوئی شرعی منت نہیں ہے۔ مگر یہ کام منع نہیں کرے تو اچھا ہے

بہار شریعت حصہ نہم ص 320

نوٹ: مزارات پر چادریں ڈالنے کی مکمل تفصیل کیلئے

علامہ عبدالغنی نابلسی کی کتاب

"كشف النور عن اصحاب القبور"

کا مطالعہ کریں جسکا ترجمہ علامہ عبدالحکیم قادری نے کیا ہے یہ مضمون سلسلہ اشاعت نمبر 92 میں ہے

مزارات و قبور کا بوسہ لینا

مزارات و قبور کا بوسہ لینا نہ فرض ہے نہ واجب و مسنون بلکہ اگر عوام اس سے اجتناب کریں تو بہتر ہے

فتاویٰ شریعہ جلد 2 ص 443

"قبر رسول سے متصل جالی کو مس کرنا اور چومنا"

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

جالی شریف کے بوسہ و مس سے دور رہ کہ خلاف ادب ہے

فتاویٰ رضویہ جلد 10 ص 825

خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا اور اپنے مواجہہ اقدس میں جگہ بخشی، ان کی نگاہ کریم اگرچہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے والحمد للہ۔

فتاویٰ رضویہ جلد 10 ص 765

یہی بات مفتی امجد علی اعظمی نے بیان فرمائی

بہار شریعت حصہ ششم ص 1219

اور ایک مقام پر تو اعلیٰ حضرت نے قبر رسول کو چومنے کے متعلق سارا مسئلہ ہی حل کر دیا

چنانچہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ

فی الواقع بوسہ قبر میں علماء کا اختلاف ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ وہ ایک امر ہے دو چیزوں داعی و مانع کے درمیان دائر، داعی محبت ہے اور مانع ادب، تو جسے غلبہ محبت ہو اس سے مواخذہ نہیں کہ اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے اور عوام کے لئے منع ہی احوط ہے۔ ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں کہ مزار کا برسے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو پھر تقبیل کی کیا سبیل۔ فتاویٰ رضویہ جلد 22 ص 405

یہی بات

فتاویٰ مرکز تربیت افتاء جلد دوم ص 399 پر بھی موجود ہے

اسی طرح یہی بات

فتاویٰ یورپ ص 336 پر ہے

نوٹ: بوسہ قبور کی تفصیل کیلئے علامہ فیض احمد اویسی

کی کتاب مزارات کو چومنا

کا مطالعہ کریں

پیر کو اللہ و رسول کہنا

یہ کہنا کہ میرا پیر میرا اللہ

میرا رسول ہے یہ جملہ کفر صریح ہے کہنے والے پر اس سے توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی ضروری ہے

فتاویٰ تاج الشریعہ جلد 1 ص 294

بحوالہ تعلیمات تاج الشریعہ ص 15

قشقہ لگانا شعار ہندو ہے

ہندو جو پیشانیوں پر صندل کا قشقہ تلک لگاتے ہیں یہ ضرور

انکا مذہبی شعار ہے مسلمانوں کو قشقہ لگانا حرام، بد کام بد انجام بلکہ کفر ہے کہ یہ کفار سے پوری مشابہت ہے

کمانی الحدیث

من تشبه بقوم فهو منهم

جو جس قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے

فتاویٰ تاج الشریعہ جلد 2 ص 139 بحوالہ تعلیمات تاج الشریعہ ص 27

مزارات پر چڑھائے ہوئے صندل کا تلک لگانا

مزارات پر چڑھائے ہوئے صندل کا قشقہ تلک مسلمانوں کو لگانا حرام ہے اور جو اس کو جائز بتائے اس پر توبہ و تجدید ایمان

و نکاح لازم ہے اور ایسا کہنے والے کو امام بنانا حرام اشد حرام اور مقتدائے دین، عالم شرع سمجھنا کفر اور اس سے مسائل پوچھنا حرام ہے۔ بے توبہ لائق امات نہیں۔ فتاویٰ

تاج الشریعہ

سوال

دف بجا کر قصائد نعت اور حالت قیام میلاد شریف میں صلاۃ و سلام پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ہے اور دف مع جھانج ہو تو کیا حکم ہے
جواب ہرگز نہ چاہیے ظاہر ہے کہ یہ سخت سوء ادب ہے اور اگر جھانج بھی ہوں یا اس طرح بجا یا جائے کہ گت پیدا ہو فن کے قواعد پر جب تو حرام اشد حرام ہے۔ حرام
در حرام ہے

سوال

کسی بزرگ کے قدیم جھنڈے پر پھول چڑھانا دف بجا کر قصائد نعت و توسل پڑھتے ہوئے اس کا جلوس نکالنا پھر اس جھنڈے کو بہ نیت تبرک مجلس میلاد شریف میں
رکھنا اور بعد ختم میلاد شریف ان پھولوں کو تبرک کے طور پر لوٹنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

جواب

یہ بھی نہ چاہیے جھنڈے پر پھول چڑھانا محض بے معنی۔ دف بجا کر نعت و منقبت پڑھنے کا حکم اوپر گزرا۔ ان پھولوں کو تبرک بنانا زری ہوس خام ہے جھنڈے کی کسی
بزرگ کی طرف نسبت ہی کے کیا معنی یہ ایسا ہی ہے جیسے تعزیرہ دار فتح نشان کی عظمت حضرت امام عالی مقام کی جانب فرضی نسبت سے کرتے ہیں فرضی نسبت کیا کارآمد
ہے پھر اگر نسبت فرضی نہ ہو مثلاً کسی پیر کے مرید اسکی خانقاہ کے جھنڈے کی ایسی تعظیم کرتے ہوں اس پر پھول چڑھا کر انہیں لوٹتے ہوں جب بھی کہ یہ غلو ہے اور اللہ
پاک غلو سے منع فرماتا ہے۔ ارشاد قرآن ہے

لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ

محض جھنڈے کا جلوس نکالنا بھی ایسا ہی ہے

فتاویٰ مصطفویہ ص 487 تا 488

قبر پر اگر بتی سلگانا

خاص قبر پر اگر بتی سلگانا

ممنوع ہے ہاں اگر قبر سے ہٹ کر خالی جگہ پر سلگائیں تو کوئی حرج نہیں مگر یہ اس صورت میں ہے جب کہ وہاں کچھ لوگ موجود ہوں ورنہ اگر میت کو خوشبو پہنچانے کی نیت
سے ہو تو فضول ہے کہ میت کو اس سے کچھ فائدہ نہیں پہنچتا

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

اگر بتی قبر کے اوپر رکھ کر نہ جلائی جائے کہ اس میں سوء ادب اور بد فالی ہے

فتاویٰ رضویہ جلد 4 ص 185

بحوالہ فتاویٰ مرکز تربیت افتاء

جلد اول ص 377

مسئلہ (۳): احکام شریعہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو، سُکدوش نہیں ہو سکتا۔ (1) بعض جہال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت اُن کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے، سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فرمایا:

”صَدِّقُوا الْقَدْرَ وَصَلُّوا لِكُلِّبَا إِلَىٰ مَلِكٍ:؟ إِلَىٰ الْبَارِ۔“ (2)

”وہ سچ کہتے ہیں، بیشک پہنچے، مگر کہاں؟ جہنم کو۔“

البتہ! اگر جہد و بیت (3) سے عقل تکلیفی زائل ہو گئی ہو، جیسے غشی والا تو اس سے قلم شریعت اٹھ جائے گا (4)، مگر یہ بھی سمجھ لو! جو اس قسم کا ہو گا، اُس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی، شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔ بہار شریعت حصہ اول ص 167

”لفوظات“ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ میں ہے: ”سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کریگا۔“

”لفوظات“ اعلیٰ حضرت بریلوی، حصہ دوم، ص ۲۴۰۔

بحوالہ بہار شریعت

کوئی ولی کتنا ہی عظیم ہو شریعت کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا جب تک ہوش و حواس باقی ہیں شریعت کی پابندی لازم ہے۔

اور جو پیر کہے کہ ہم طریقت والے ہیں شریعت والے الگ ہیں تو ایسا شخص جھوٹا اور مکار ڈھونگی گمراہ اور گمراہ گرہے ایسے شخص سے مرید ہونا قطعاً جائز نہیں اور اس پیر کا یہ کہنا کہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں تو اس جملے سے نماز کا صاف انکار معلوم ہوتا ہے اور نماز کا منکر کا فر ہے لہذا شخص مذکور پر توبہ و تجدید ایمان لازم ہے۔ نماز کا انکار یقیناً کفر ہے لیکن نہ پڑھنے والے پر حکم کفر تو عائد نہیں ہو گا۔ لیکن

فاسق معلن مستحق قہر غضب و باعث لعنت و ملامت ہے

فتاویٰ فخر ازہر جلد 472 تا 473

جو پیر امام اور علمائے اہلسنت کی توہین کرے سخت فاسق و فاجر ہے ایسا شخص پیری کے لائق نہیں ہے۔ ایضاً۔ ص 302

فاسق معلن پیر سے بیعت

جو پیر داڑھی بالکل نہیں رکھتا ہے یعنی منڈایا کرتا ہے اور اجنبی عورتوں سے اختلاط میں کوئی عار نہیں سمجھتا تو وہ فاسق و فاجر، مرتکب حرام و گناہ کبیرہ ہے اس سے مرید ہونا جائز نہیں کیونکہ شرائط پیری سے یہ بھی ہے کہ پیر فاسق معلن نہ ہو۔

اور پھر مریدوں کا یہ کہنا کہ ہمارے حضرت ظاہر میں ایسے ہیں کبھی ان کی داڑھی بوقت ضرورت ظاہر ہوتی ہے سراسر حماقت اور گمراہ گری ہے

فتاویٰ مرکز تربیت جلد 2 ص 345

مسئلہ: کسی پیر و مرشد کی نماز معاف ہے یا نہیں؟ یہ بھی صاف لکھیں کہ پیر و مرشد پر نماز

باجاماعت فرض ہے یا نہیں؟ تیس قدم کے فاصلے پر ایک پیر صاحب تھے لیکن جمعہ پڑھنے نہیں آئے ان کے بارے میں کیا حکم ہے

جواب:

کسی پیر پر ہر گز نماز معاف نہیں ہے جو پیر نماز و جماعت سے لاپرواہ ہو وہ پیر نہیں شیطان ہے اس سے مرید ہونا یا اس کی صحبت میں بیٹھنا حرام حرام اشد حرام ہے۔ جماعت کی پابندی واجب ہے جان بوجھ کر بے عذر شرعی جماعت کا چھوڑنے والا بھی شرعاً فاسق و فاجر ہے

اور جماعت سنت موكده ہے ایسے ہی ہمارے عام مشائخ نے

کہا کہ وہ واجب ہے اگر پیر مذکور نے بے عذر شرعی نماز جمعہ کو ترک کیا تو شرعاً وہ ضرور قابل مواخذہ و ملامت ہے

فتاویٰ شریعہ جلد 3 ص 718

"کسی شخص پر کسی بزرگ یا ولی کا آنا"

یہ سب مکرو فریب ہے کوئی بزرگ کسی پر نہیں آتا اس پر اعتماد کرنا جائیز نہیں ہاں خبیث ہمزاد اور جنات آتے ہیں

فتاویٰ شارح بخاری جلد 2 ص 147

"کسی عورت پر پیر کا آنا"

یہ اس عورت کا مکرم ہے اور پیشہ ور پیروں عاملوں کا ڈھکوسلہ ہے کوئی اللہ کا ولی کسی عورت پر کبھی نہیں آسکتا ہاں جن اور ہمزاد یہ کسی بھی مرد یا عورت کو خطہ الحواس کر کے

اس سے جو چاہیں کرائیں

فتاویٰ شارح بخاری

جلد 2 ص 304

نیم کے درخت کو غوث پاک کی طرف منسوب کر کے وہاں نیاز و فاتحہ دلانا اسلام کرنا نذر ماننا کیسا ہے

اس درخت کو غوث پاک کی طرف منسوب کر کے وہاں نیاز و فاتحہ دلانا اسکو سلام کرنا نذر ماننا وغیرہ محض خرافات ہیں

علیہ حضرت فرماتے ہیں

یہ عقیدہ رکھنا کہ فلاں

درخت پر شہید مرد رہتے ہیں اور اس عقیدے کے تحت وہاں فاتحہ دلانا مرادیں مانگنا وغیرہ محض واہیات، خرافات اور جاہلانہ حماقات ہیں

احکام شریعت جلد 1 ص 32

بحوالہ فتاویٰ مرکز تربیت افتاء

جلد دوم ص 378

بزرگ کی سواری آنا

کسی مرد یا عورت پر کسی بزرگ کی سواری نہیں آتی یہ دعویٰ فریب ہے صرف جنات کا شہوتا ہے وہ بھی کسی کسی پر مگر ان جنات سے سوال کرنا یا آئندہ کا حال معلوم کرنا

ناجائز ہے

وقار الفتاویٰ ص 177

کسی عورت یا مرد پر کوئی پیر، بابا، یا ولی شہید وغیرہ نہیں آتے ہیں یہ تمام خرافات و خیالات و اوہام عوام ہیں ان باتوں پر اعتماد جائز نہیں

فتاویٰ تاج الشریعہ

ص جلد 1 ص 501

بحوالہ تعلیمات تاج الشریعہ 19

"بزرگوں کے نام پر چراغ 16 چراغ جلانا"

بزرگوں کے نام پر سولہ چراغ جلانا یا بتیس چراغ جلانا یہ سب بے اصل و من گھڑت اور وضع جہال ہے اور اپنے مال کو ضائع کرنا ہے اور فضول خرچی ہے۔ فتاویٰ

فخر ازہر جلد 2 ص 493

کسی بزرگ کی مزار پر بال اتارنے کی منت ماننا

کسی بزرگ کے مزار پر بال اتارنے کی منت ماننا جہالت ہے

فتاویٰ فقیہ ملت جلد 2 ص 292

سرپرچوٹی رکھنے کی منت ماننا

لڑکے کے سرپرچوٹی رکھنا ناجائز ہے اور لڑکے کے سرپر بھی ایسی چوٹی رکھنا ناجائز ہے جو ہنڈیوں کی چوٹیاں ہوں

فتاویٰ مفتی اعظم جلد پنجم ص 130

فتاویٰ مصطفویہ ص 467

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

جو بعض جاہل عورتوں میں دستور ہے کہ بچے کے سرپر بعض اولیاء کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی کچھ میعاد مقرر کرتی ہیں اس میعاد تک کتنے ہی بار بچے کا سر

منڈے وہ چوٹی برقرار رکھتی ہیں پھر میعاد گزار کر مزار لیجا کر وہ بال اتارتی ہیں تو یہ ضرور محض بے اصل و بدعت ہے

فتاویٰ افریقہ ص 68

مسئلہ

یہ منت ماننا کیسا ہے کہ اگر مجھے فلاں ولی کی دعا سے بیٹا پیدا ہو تو میں اپنے بیٹے کے بال اس ولی کی درگاہ پر آکر منڈیوں گا؟

جواب بال وہاں اتروانا فضول اور اسکی منت باطل ہے

فتاویٰ افریقہ ص 148

مسئلہ ۲۰: بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کی چوٹیاں رکھنے کی منت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منتیں مانتی ہیں جن کا جو کسی طرح ثابت

نہیں اولاً ایسی واہیات (3) منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات (4) کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے

یو ہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کریں گے تو بچہ مر جائیگا بچہ مرنے والا ہو گا تو یہ ناجائز منتیں بچانہ لیں گی۔ منت مانا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، ورود

شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے دریافت بھی کر لو کہ یہ منت ٹھیک ہے یا نہیں، وہابی سے نہ پوچھنا کہ وہ گمراہ بے دین ہے وہ صحیح مسئلہ نہ بتائے گا بلکہ ایچ پیج (5) سے جائز امر کو ناجائز کہہ دیگا۔

بہار شریعت حصہ نہم ص 321

اولیاء کرام کا عرس ضروری سمجھ کر منانا

اولیاء کرام کا عرس جائز ہے ضروری نہیں۔ اور کوئی مسلمان اسے ضروری نہیں کہتا ہے بلکہ جائز ہی کہتا ہے۔ لہذا زید کا یہ کہنا کہ عرس ضروری سمجھ کر کیا جاتا ہے

مسلمانوں پر بدگمانی ہے۔ اور بدگمانی حرام ہے

فتاویٰ فیض الرسول ص 672

نوٹ: تمام حوالہ جات کہیں پر مختصر درج کیے گئے ہیں کہیں پر سوال اور جواب کو اکٹھا لکھ دیا ہے اور کہیں پر مکمل سوال و جواب درج کر دیے ہیں تو کہیں پر صرف جواب لکھ دیا گیا ہے

(ختم شدہ)

از قلم غلام احمد رضا

علی حیدر تنیو سنی حنفی بریلوی